Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دوازدہم — بابت محرم ۱۳۰۰ھ مطابق دسمبر ۱۸۸۲ء — جلد پنجم

نقل تجویز انجمن جو گورنمنٹ مین بھیجی گئی۔

اصول و قواعد مجوزہ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور برباب لوکل سلف گورنمنٹ

جسمین پبلک کی رائے بھی شامل ہے

اس انجمن نے رزولیوشن نمبر ۲۴۱۷ و ۲۴۱۸ و ۲۴۱۹ مورخہ ۷ ستمبر ۱۸۸۲ء کو پڑھا اور اُن پر غور کرنیکے لئے چند تعلیم یافتہ ممبروں کے سلیکٹ کمیٹی مقرر کی اور پھر اوس کمیٹی کے رپورٹ پر متعدد جلسوں مین بحث کی آخر جنرل کمیٹی منعقدہ ۱۴ جنوری ۱۸۸۳ء مین پبلک کی رائے بھی اسمین لی۔ بعد بحث تمام جو اصول و قواعد باتفاق ممبران و پبلک اشخاص و اعیان پاس ہوئے وہ حسب قرارداد جنرل کمیٹی گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کئے جاتے ہین۔

دفعہ ۱ ممبران لوکل سلف گورنمنٹ کا انتخاب بلحاظ اوصاف ذیل ہونا چاہئے۔

(۱) مذہب یعنی ہندو مسلمان عیسائی تینون مذہبون کے ممبرون کا حسب تفصیل آیندہ انتخاب ہو۔ یعنی زمرہ اول و دوم مین ہندو و مسلمان کا مساوی حصہ سے انتخاب ہو اور زمرہ چہارم و پنجم مین یوروپین عیسائی ایک ایک داخل ہو۔

اگرچہ بلحاظ آبادی لاہور جیسے شہر کے لئے ہندو مسلمانون سے بھی زمرون کے اوصاف آیندہ مین مساوات کے نسبت نہین رکھتے۔ مگر زمرہ اول و دوم کے ملحوظ اوصاف (دولتمندی۔ درباری ہونا۔ تعلیم یافتہ ہونا) مین ہندو مسلمانون سے کم نہین۔ اسلئے زمرہ اول و دوم مین انکو مساوی رکھا گیا۔ رہی وہ کثرت جو مسلمانون مین بلحاظ آبادی موجود ہے جو تعداد مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہو سکتی

	مسلمان	ہندو	سکھ	شرقی	غیر	عیسائی
	۴۰۵۸۱	۲۷۴۲۷	۲۰۰۲	۲۱۸	۲۶۵	۰
	۱۹۲۰۰	۱۰۲۰۰	۲۰۰۲	۲	۰	۲۰۰۲

ہے اسکا حق وہ زمرہ سوم و چہارم مین بذریعہ انتخاب لے سکتے ہین انکی کثرت خود انکو انتخاب مین زیادہ کردیگی۔

عیسائی اگرچہ دونون فریق ہندو و مسلمان سے ایسی نسبت رکھتے ہین کہ اگر پچاس مین ایک ہو تو بھی زیادہ ہے مگر چونکہ وہ دولت وقعت و لیاقت مین باوجود قلت عدد دونون فریق سے عدد مجوزہ کی نسبت سے کم نہین ہین اسلئے زمرہ سوم و چہارم مین ایک ایک یورپین عیسائی ممبر مقرر کیا گیا۔ انمین یورپین ہونے کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ ان اوصاف مین صرف یہی لوگ ہندو مسلمان کا مقابلہ کر سکتے ہین۔

سکھ وغیرہ فرقہ ہنود کو ایک ہی سمجھا گیا کیونکہ مسلمانون کے مقابلہ مین وہ سب ہندو کہلاتے ہین۔

(۲) علم جس سے مراد یہ ہے کہ اردو کے علاوہ کسی زبان مین مشرقی یا مغربی علوم مین عمدہ لیاقت حاصل کی ہو۔

اس وصف کا لحاظ اس غرض سے ہے کہ اکثر معاملات و فرایض لوکل سلف گورنمنٹ مین علمی لیاقت سے بہت کام نکل سکتا ہے۔ مغربی علوم سے کاربراری تو ظاہر ہے مشرقی علوم بھی اگر اعلی مرتبہ کمال کو پہونچین اس کاربراری کا عمدہ ذریعہ ہوسکتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم یافتگان کا عدد اور لوگون سے زیادہ رکھا گیا ہے

(۳) معاملہ شناسی (یعنی ان معاملات سے جنسے لوکل بورڈز) مقامی محکمجات کو کام پڑے واقفیت حاصل ہو۔

اگرچہ اصول معاملات کی واقفیت کے لئے علم عمدہ ذریعہ ہے مگر اسمین عمل و تجربہ کی بھی ضرورت ہے بہت معاملات ایسے ہین جنکی فروعات و جزئیات کی لئے صرف علم کافی نہین ہے جبتک کہ عمل و تجربہ اسکے ساتھ مددگار نہ ہو اسلئے تعلیم یافتہ

لوگون کے ساتھہ معاملہ شناس لوگون کا (گو اصطلاحی معنی کردہ تعلیم یافتہ نہون) مددگار ہونا ضروری جانا گیا۔

(۴) رسوخ و وجاہت جس سے علاوہ اِس عزت کے جو اوصاف سابق الذکر سے حاصل ہوتی ہے سرکار مین وقعت حاصل ہونا مراد ہے۔

ہرچند جو لوگ اہل علم یا معاملہ شناس ہون اُنکی وجاہت و عزت سوسائیٹی مین ہوتی ہے مگر نہ ہر ایک اہل علم و معاملہ شناس کی۔ بہت نوجوان تعلیم یافتہ و معاملہ شناس ایسے بھی ہوتے ہین۔ جن کی بجز خاص اشخاص عام سوسائیٹی مین وقعت نہین ہوتی اور بورڈز کے ممبرون کی وقعت و وجاہت اسکے احکام کے نافذ ہونیکی شرط ہے۔ اِسلئے ایسے لوگون کا داخل ہونا تجویز ہوا جن کے سرکار مین وقعت و وجاہت ہو اور سوسائیٹی مین بھی اُنکو رسوخ ہو جسکے ذریعہ سے عام سوسائیٹی پر اونکی بات کی تاثیر ہو۔

(۵) فہم و فراست جو اوصاف سابق الذکر کے سوا، بھی بہت لوگون مین پائی جاتی ہے۔ ہرچند جو لوگ اہل علم اور معاملہ شناس یا سوسائیٹی کے نظر مین صاحب وقعت ہوتے ہین وہ صاحب فہم و فراست بھی ہوتے ہین مگر بعض ایسے بھی ہوتے ہین جنہین سروست علم اور کسی خاص معاملہ سے واقفیت پائی نہین جاتی۔ مگر اُنہین ایسا ملکہ و قابلیت ہوتی ہے جسے وہ کسی معاملہ مین دخل دین تو اُسکو بخوبی سمجھہ سکین اور ممکن ہے کہ عام انتخاب مین جو سکشنون کے لحاظ سے ہوا ایسی ہی لوگون کے انتخاب سے لوگ خوش ہون۔ اِسلئے تجویز ہوا کہ اگر کوئی شخص اوصاف سابق الذکر سے خالی بھی ہو تو وہ صرف فہم و فراست اور عام لوگون کے رضا کے لحاظ سے منتخب کیا جاوے۔

(۶) دیانت جس سے یہ مراد ہے کہ بظاہر حال ممبر اُسی خالی نہ ہو نہ یہ کہ اسکے ثبوت پر کوئی

دلیل و شہادت قایم ہو۔

(۷) نیک چلنی جسکو حسب تشریح دیانت بظاہر حال نیک چلن ہونا مراد ہے۔

دیانت و نیک چلنی نہایت ضروری الملحاظ شرطون مین چونکہ ہر شخص مین انکا اثبات و تحقیق ایک دشوار امر ہے اسلئے بجائے اس تحقیق کے ممبر کا ظاہر حال مین بے دیانتی و بدچلنی سے بدنام نہ ہونا کافی سمجھا گیا۔

(۸) شوق و رغبت امور رفاہ عام یعنی بلا خود غرضی فایدہ عام مین کوشش کرنا شوق و رغبت معزز منصبون کے تو ہر ایک مین موجود ہے مگر بیدوڑ اور قوم کا فایدہ اس شخص سے متصور ہے جو اس سے ذاتی غرض نہ رکھتا ہو۔ اسلئے شرط ناخود غرضی کا لحاظ ضروری ہوا۔

(۹) عمر۔ جسکی یہ تعیین ہوکہ ۲۴ سال سے کم عمر ممبر کا انتخاب نہ ہو کیونکہ اس عمر سے پہلے معاملہ شناسی و تجربہ حاصل نہین ہوتا۔

ہر چند وصف دوم و سیوم و پنجم کے لحاظ کے بعد اس شرط کا لحاظ ضروری نہ تھا اعانجمن بمبردی نے اسکو تجویز بھی نہین کیا۔ مگر چونکہ پبلک کا اس پر اتفاق ہو گیا تھا اسلئے انجمن نے اوسکو منظور کر لیا اور اسکو اس امر کی تفصیل قرار دیا جو شرط دوم و سیوم و پنجم مین ضمناً سمجھا گیا تھا۔

دفعہ ۲۔ وصف پنجم لغایت ہشتم کا لحاظ ہر ممبر مین ہونا ضروری ہے اس لحاظ کے عمل مین آنیکی صورت یہ ہے کہ عام انتخاب کنندون کو ہدایت کیجاوے کہ وہ جس شخص کو انتخاب کرین اسکا سمجھدار دیانت دار ناخود غرض ہونا دیکھ لین۔

یہ اسلئے تجویز ہوا کہ اگر ان اوصاف کے ممبرون مین تحقیق و ثبوت کے لئے گورنمنٹ خود یا کوئی سوسائیٹی خاص دقت پڑے ہو تو یہ امر علاوہ مشکل اور دشوار ہونیکے اس آزادی عام خلایق کو روکتا ہے جس پر کہ سلیف گورنمنٹ کی بنا ہے اور بالکل مہمل

و بے قید چھوڑنے مین نااہل اشخاص کا ممبر ہو جانیکا اندیشہ ہے - لہذا ان اوصاف کے لحاظ کرنیکی ضرورت ہی چنانچہ رزولیوشن نمبر ۱۷۷۷ مین بہی بعض ان اوصاف کے لحاظ کرنیکی ہدایت ہے اِس ہدایت سے ایک ایسی روک ہو جائیگی جسمین آزادی عامہ خلایق بھی باقی رہے اور ان لوگون کے ممبر ہو جانیکا اندیشہ کم ہوگا جو علانیہ بدچلن اور اسکے سبب سے لوگون مین بے اعتبار ہین یا علانیہ بددیانت ہین اور اسکے سبب عدالت مین سزا پا چکے ہین یا قوم مین بدنام ہین یا ایسے خودغرض ہین کہ ایسے کامون مین دخیل ہو کر ذاتی اغراض پوری کرتے ہین اور فایدہ عام کے چندان پرواہ نہین کرتے - بلکہ ان اوصاف کے لحاظ سے خود ان لوگون کو امیدوار بننے کی جرأت نہ رہیگی -

دفعہ ۳ - پہلے چار وصفون کے لحاظ سے اجناس ذیل کا انتخاب ہو

(وصف اول کے لحاظ سے بعض اجناس مفصلہ ذیل مین ہندو مسلمان - عیسائی اشخاص کا انتخاب ہو -

وصف دوم کے لحاظ سے تعلیم یافتہ اشخاص کا (خواہ سرکاری مدارس مین تعلیم پائی ہو اور خواہ دیسی اعلی مدارس مین خواہ پرائی ویٹ یعنی خاص اورنج کے طور پر) انتخاب ہو -

وصف سوم کے لحاظ سے زمیندارون اور تاجرون کا انتخاب ہو -

وصف چہارم کے لحاظ سے رؤسا اور درباری اشخاص کا انتخاب ہو انمین وصف دوم کا اِس قدر لحاظ ہو کہ وہ روزمرہ کی نوشت خواند سے عاری نہ ہون

وصف پنجم - کے لحاظ سے عام اہل فہم و فراست کا انتخاب ہو جنکو عام لوگ بلحاظ سکشنون یعنی شہر کے حصون اور محلون کے انتخاب کرین -

دفعہ ۴ - بلحاظ اوصاف مذکورہ بالا لاہور جیسے شہر کے لئے تعداد ممبران بورڈ ۳۴ ہو

اور انکی تقسیم چار زمرون مین حسب تفصیل ذیل ہو۔

زمرۂ اول رؤسا، درباری اشخاص کا جسکے چھ ممبر ہون تین ہندو تین مسلمان

زمرۂ دوم تعلیم یافتگان کا جسکے آٹھ ممبر ہون چار ہندو چار مسلمان جنمین کم سے کم ایک ایک وکیل ہو اور ایک دیسی حکیم ہو۔

زمرۂ سوم تاجرون اور زمیندارون کا اس زمرہ کے ممبر نو ہون۔ جنکی تقسیم حسب موقعہ ہو۔ لاہور کے لئے تاجر پانچ ہون جنمین ایک یورپین ہو۔ اور زمیندار چار اور اور جگہہ کے لئے حسب موقعہ۔

زمرۂ چہارم عام اہل فہم و فراست کا جسکے مختلف مذاہب کے گیارہ ممبر ہون۔ ایک یورپین عیسائی یورپین سکشن کے لئے۔ باقی لاہور کی دس سکشنون کے لئے (جنمین مزنگ انارکلی۔ دلنڈہ بازار بھی داخل ہے) دس ممبر ہندو مسلمان ہون۔

ان چونتیس ممبرون کے باہمی انتخاب سے ایک پریزیڈنٹ مقرر ہو۔ ان ممبرون کے مشیر و صلاح کار تین سرکاری عہدہ دار (ایک ایگزیکٹو انجنیر (افسر تعمیرات) ایک سول سرجن (افسر ڈاکٹری) ایک مقامی افسر اعلی تعلیم رہین جنکو بورڈ مین خود رائے دینے کا کچھہ اختیار نہ ہو صرف کسی امر کے دریافت کرنے پر جواب دینے کا استحقاق رہے۔

دفعہ ۵۔ ان مختلف زمرون کے لئے کوئی صورت گزارہ یا جایداد ضرور ہو۔ اس شرط مین ایک تو ان کا معزز و صاحب رسوخ ہونا ثابت ہوگا دوسرا انکا فیاض بورڈ زمین بے غرض و فارغ البال رہنا لہذا ان چارون زمرون کی حسب تفصیل ذیل صورت گزارہ ہونی چاہئے۔

زمرۂ اول کے لئے کم سے کم دس ہزار کی جایداد یا سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو۔

زمرہ دوم کے لئے آمدنی یا جایداد کی کوئی قید و تحدید نہ ہونی چاہئے صرف یہہ دیکہا جائے
کہ وہ اپنی طمانیت خاطر سے صورت گزارہ رکہتا ہو جس سے بفراغت دل بورڈ
مین شامل ہو کر کام کر سکے - رہا انکا معزز ہونا سو انکی لیاقت علمی سے ثابت ہے
زمرہ سوم سے تاجرون کے لئے پانچہزار کی جایداد غیر منقولہ یا پچاس روپیہ ماہوار کی آمدنی
ہو - زمیندارون کے لئے اسکا نصف -
زمرہ چہارم سے دیسی ممبرون کے لئے کم سے کم ایک ہزار کی جایداد - اور یوروپین ممبر
کی صورت گزارہ کا دیکہنا انتخاب کنندون کی رای پر رہے -

دفعہ ۶ انتخاب کنندگان مین علاوہ ان قیود و شروط مندرجہ حاشیہ کے جو پہلے میونسپل
کمیٹی کے قواعد مین ماخوذ ہین اور کوئی شرط یا قید نہ ہونی چاہئے - بلکہ اُن مین بہی
اس قدر تخفیف ہو کہ بجائے دو روپیہ ماہوار
کرایہ لینے یا دینے کے آٹہہ آنہ ماہوار
کرایہ لینے یا دینے یا اس لایق ہونے کی
قید ہو - ہان تعلیم یافتہ اور تاجرون
اور زمیندارون کے انتخاب کنندگان
کے لئے ضرور ہے کہ انمین ایسے لوگ
بہی ہون جنمین وہ صفات جن کے
لحاظ سے انتخاب کرین خود موجود ہون یعنے انتخاب تعلیم یافتہ کے لئے تعلیم یافتہ ہونا
انتخاب زمیندارون کے لئے زمیندار ہونا و علی ہذا القیاس -

وہ شروط یہہ ہین جو اشخاص ذیل مین پائی جاتی ہین (۱) وہ اشخاص
جنکا پیشہ علمی ہو (۲) وہ اشخاص جو خود تجارت کرتے ہون یا
کسی کیطرف سے ایجنٹ ہون - یا ایک مقرری مکان مین رہتے
ہون جسکا کرایہ سالانہ للعہ سے کم نہ ہو (۳) کل
سرکاری ملازمان جنکو سرکار سے تنخواہ یا پنشن ۸ روپیہ ماہوار
سے زیادہ ملتی ہو (۴) تمام باشندگان شہر جو مالک اراضی ہون
جسکا پرتہ سرکار مین دیتے ہون یا معاف ہو (۵) جملہ اشخاص
جنکی آمدنی کرایہ مکانات کی للعہ ۲۴ سالانہ یا زیادہ کی ہو (خلاصہ
اشتہار میونسپل کمیٹی لاہور مشتہرہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۱ء)

دفعہ ۷ - طریق انتخاب یہہ ہو کہ حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۶ زیر اہتمام متعہد عہدہ داران
یوروپین (یعنی اسسٹنٹ کمشنرون) کے انتخاب کنندگان کے رجسٹر تیار ہون -
اور ان شروط کا اشتہار دیا جاوے - پہر تاریخ مقررہ پر انتخاب کنندون کو ایک

کمرہ مین امیدواروں کے سامنے کیا جاوے اور ان کو ان انتخاب کنندگان پر جرح کرنیکا اختیار دیا جاوے - پھر جس قدر انتخاب کنندگان بعد جرح لائق انتخاب قرار پاوین انکو دوسرے کمرہ مین جہان بجز اس مہتمم یورپین کے اور کوئی نہ ہو نہ امیدوار نہ اور کوئی عہدہ دار لیک لیک کر کے بلایا جاوے اور صاحب مہتمم انکو تحریری ٹکٹ اپنے ہاتھ سے دے جس پر وہ اپنی قلم سے یا بصورت ناخواندہ ہونیکے مہتمم کی قلم سے اس امیدوار کا نام لکھدین جسکو وہ منتخب کرنا چاہتے ہین اور اسکے صندوق مین ڈالدین بعد اختتام اسی دن کئی معتمد عہدہ دارون یورپین کے سامنے ہر ایک امیدوار کے صندوق سے ٹکٹ نکالکر شمار کئے جاوین - پھر جسکے نام پر کثرت ہو اسکو ممبر قرار دیا جاوے

دفعہ ۸ - میعاد تقرری ممبران دو سال ہو - جیسا کہ فی الحال میونی سپل کمیٹی کے قواعد مین ہے باتفاق رائے ممبران انجمن ہمدردی قرار پایا کہ بالفعل اس حصہ قواعد اصول کو جو رزولیشن نمبر ۷۷ اکی بابت انجمن نے تجویز کئے ہین گورنمنٹ مین بھیجا جاوے - باقیماندہ رزولیشون کے متعلق کچھ انجمن ہمدردی کو رائے دینا مناسب ہوا تو بطور سپلمنٹ علیحدہ بھیجا جاویگا -

---

نواب عبدالمجید خان - صدر انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

سردار شیر احمد خان - حاضر المجلس صدر انجمن

ابوسعید محمد حسین
کرم الٰہی } سکرٹریان

مطبع صادقی لاہور مین چھپا

وہابی اور لارڈ رپن بالقابہ

(۱) سب سے پہلے یہہ بیان کرنا واجبات سے ہے کہ ہندوستان مین جن لوگون کو وہابی کہا جاتا ہے وہ وہابی ہونے اور کہلانے سے سخت انکاری ہین۔ لفظ وہابی بمعنی متبع عبدالوہاب نجدی کے استعمال کیا جاتا ہے اور ان لوگون کو عبدالوہاب نجدی کی پیروی اور تابعداری سے نہ صرف معمولی انکار ہے بلکہ اس پر سخت اصرار اور اس سے ننگ و عار عبدالوہاب کو وہ اپنا مقتدا نہین سمجھتے اور پیروی قرآن و حدیث کے مدعی ہین اور اس وجہ سے وہ اہلحدیث کہلاتے ہین۔ اسکی تفصیل و دلیل انشاءاللہ نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۴ مین موجود ہے۔ جو چاہے ملاحظہ کرلے۔ اس مضمون مین چونکہ اس رزولیوشن کے متعلق بحث ہے جسمین اون لوگون کو مشہور لفظ وہابی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس لیے ہمنے بھی اون کو اسی لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

(۲) اس فیاض اور نامور اور ہردلعزیز گورنر جنرل اور وایسرائے ہند نے جو قیدی وہابیون کی بابت رزولیوشن نافذ فرمایا ہے (جس سے عموماً ملک اور خصوصاً مسلمانان ہند علی الخصوص اہلحدیث کے دلون مین گورنمنٹ انگلشیہ اور لارڈ رپن کی محبت کا ایک نیا بیج بویا گیا ہے) ہمارے تحقیقات مین اسکے کئی اسباب ہین۔

اول (جو ان سبون کا اصل اصول ہے) وایسرائے کی فیاضی و رحمدلی اور دوراندیشی اور پولیٹکل معاملات مین باریک بینی ہے۔ وایسرائے نے باستیشار و استمداد گورنمنٹ بنگال گورنمنٹ پنجاب اس امر کو خوب تحقیق کرلیا ہے کہ ان قیدیون اور ان کے پس ماندگان مین اب کوئی ایسا پرسنل مین نہین ہے جس سے بصورت رہائی پھر اس قسم کی سازش کا اندیشہ ہو جو پہلی سرکاری تحقیقات کی رو سے (گو واقع مین نہ ہو) انکی نسبت ثابت ہوچکی تھی۔ پھر ان کو قید مین رکھنا ناحق اور بیفائدہ ان کے وارثون اور ہمخیالون کو متوحش و آزردہ دل رکھنا ہے اور ان کی

رہائی مین مسلمانان ہند کو دام محبت و تالیف مین لانا ہے - اس تالیف مین نہ صرف ویسرائے کی ہر دلعزیزی متصور ہے بلکہ گورنمنٹ انگلشیہ کی رحمدلی و رعایا پروری بہی ثابت ہوتی ہے جو اطاعت رعایا اور استحکام سلطنت کے لیے اصل اصول ہے جیسے ایک دانشمند نے کہا ہے

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت درخت ای پسر باشد از بیخ سخت

اور معہذا اس تالیف و فیاضی مین ملک یا پبلک کی کسی نوع کے نقصان و حق تلفی کا اندیشہ نہین ہے جسکی دلیل ہم ابہی بیان کر چکے ہین

دوم یہہ کہ جن خیالات نے ان قیدیون کو ابتک محل عاطفت و عفو نہ ہونے دیا (باوجودیکہ لارڈ لٹن کے عہد اور دربار قیصری مین امیر خان کے وارثون نے باستمداد و استشہاد بہت سے راجگان و رؤسا کے عفو چاہا) ان خیالات کا کسیقدر غلط یا ضعیف ہو جانا -

وہ خیالات یہ تھے کہ مسلمانون کو مذہبی خیالات بغاوت گورنمنٹ انگلشیہ کا سبق پڑہاتے ہین یہ جب کبہی مواقع پاوینگے - مخالفت یا بغاوت سے فرق نہ کرینگے جنکو آنریبل ڈاکٹر ہنٹر صاحب وغیرہ انگریزون نے جو مسلمانون کے اصلی مسائل سے پوری واقف نتہے حکام وقت کے ذہن نشین کر دیا تہا

ان خیالات کا غلط یا ضعیف ہونا سب سے پہلے تو آنریبل سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی نے ثابت کیا جنہون نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے جواب مین ایک مستقل رسالہ تالیف کر کے لنڈن مین چہپوایا اور تمام ملک مین اوسکو شائع کیا - ان کے بعد بعض دیسی رسائل (جیسے انٹی کوئری بمبئی) اور انگریزی اخبارات (جیسے سول و ملٹری گنٹ وغیرہ) نے بہی انکا ضعف بیان کیا اخیر مین اشاعت السنہ نے اپنی مختلف جلدون کے متعدد نمبرون (نمبر ۱ و ۹ و ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ جلد ۴ نمبر ۸ و ۱۱ جلد ۳ نمبر ۶ - ۸ - ۹ جلد ۲ وغیرہ وغیرہ) مین بہت بسط و تفصیل کے ساتہہ ان خیالات کا ضعف بیان کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ اگر کسی اہلحدیث یا عام اہل اسلام سے گورنمنٹ انگلشیہ کے مخالف کوئی حرکت ہوئی ہے تو وہ مذہب اسلام کی ہدایت سے نہین ہوئی ہے بلکہ اون کے ذاتی خیال

یا کسی خاص غرض دنیوی سے ہوئی ہے جیسی مکلین انگریز۔ عیسائی پروٹسٹنٹ سے ملکہ معظمہ قیصر ہند پر بندوق چلانیکی حرکت سرزد ہوئی تھی۔

ہر چند اس غلطی اور ضعف کا بیان مدت سے ہو رہا تہا مگر پہلے لارڈ رپن جیسا سننے والا کوئی نہ تہا اسکو سننے اور اسپر غور کرنے اور اسکے ظہور و ترتب اثر کا وقت لارڈ رپن کا عہد حکومت عہد تہا جسکے نام پر مراحم خسروانہ کا قرعہ ڈالا گیا ہے۔ اس بابرکت عہد مین ان آرٹیکلون پر عام خیالات کی توجہ ہوئی جس سے عموماً یہہ بات ذہن نشین ہوگئی کہ جو کچھہ کسی سے گورنمنٹ کی مخالفت مین ہوا ہے وہ عام مسلمانان یا وہابیون کے مذہب کا نتیجہ نہ تہا وہ خاص اشخاص کے خیالات کا نتیجہ تہا جن کا اختتام اون کے اختتام سے ہوگیا پس ان خیالات کی نظر سے عام مسلمانون اور اون وہابیون کے (جنہین ان خیالات کا مادہ ہی نہین) دل دکھانے مین کیا فایدہ۔

سوم۔ جو سبب قریب اور اس سلسلہ کا محرک ہی یہہ ہے کہ ان قیدیون مین ایک شخص مولوی عبدالرحیم برادر زادہ مولوی ولایت علی متوفی ہے جو محض اشتباہ سے بلا کسی ثبوت (کسی جرم سنگین) کے قید ہے اوسکی زوجہ نے ۱۱۔ اپریل ۱۸۸۱ء کو گورنمنٹ آف انڈیا مین ایک عرضی دی تہی۔ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ جب عبدالرحیم کو دوام حبس کی سزا تجویز ہوئی تو رابرٹ کسٹ صاحب جوڈیشل کمشنر نے اسپر یہہ رائے دی کہ عبدالرحیم اس سخت سزا کا مجرم نہین ہے۔ اور سفارش کی کہ اسکی قید ۱۴ سال تک کم کردی جاوے لفٹنٹ گورنر پنجاب نے اسپر حکم دیا کہ کچھہ زمانہ عبدالرحیم کا چلن دیکھکر اس سفارش پر لحاظ ہوگا۔ اب عبدالرحیم کو ۱۸ برس قید مین گزر چکے ہین اور اس عرصہ مین اوسکا چلن بہی درست رہا جسکی تصدیق حکام پورٹ بلیر سے ہو سکتی ہے۔ لہذا مین اس سفارش کو یاد دلاکر التجا کرتی ہون کہ عبدالرحیم کو رہا کیا جاوے۔ جیسا کہ امیر خان اور ابراہیم منڈل کو ازراہ مہربانی گورنمنٹ نے رہا کیا ہے۔

اسپر گورنمنٹ نے بعد تحقیقات کامل کے یہہ امر معلوم کیا کہ نہ قیدیون سے اب کسی قسم کا (جیسا کہ ہمارے بیان سبب دوم مین مرقوم ہے) اور نہ اس خاندان مین اب کوئی ایسا شخص ہے - جس سے کسیطرح کی مخالفت کا اندیشہ ہو - لہذا گورنمنٹ آف انڈیا سے ان قیدیون کی رہائی کا حکم نافذ ہوا -

اسمقام مین ہم پہلے اون قیدیون کا نقشہ دکہاتے ہین پہر اون کے پس ماندگان خاندان کا نقشہ دکہاوین گے - جنکو مولوی محمد حسن سرگروہ خاندان نے عمدہ اشغال مین لگا رہا ہے دفعہ ۳ مین اس حکم کی ایک خاص جز یا شرط پر بحث کرین گے -

نقشہ قیدیان جو مختلف اوقات مین قید ہوے

نمبر	نام	کس سن مین	کس الزام مین	کیفیت حیات و ممات وغیرہ
۱	مولوی یحیی علی	سنہ ۱۸۶۴	اعانت بغاوت و ملکہ و ستاہ	سنہ ۶۸ مین بحالت قید وفات پائی
۲	مولوی عبد الرحیم	"	"	ابتک قید مین زندہ ہی اشتباہ مین اس سخت سزا کو پہنچا کوئی سخت جرم پسر ثابت نہوا
۳	منشی جعفر	"	"	زندہ قید مین ہے -
۴	عبد الغفار	"	"	"
۵	مولوی احمد اللہ	سنہ ۱۸۶۵	"	سنہ ۱۸۸۱ء مین بحالت قید مرگیا
۶	امیر الدین	سنہ ۱۸۷۰ تخمیناً	"	قید مین زندہ ہے -
۷	امیر خان	سنہ ۱۸۷۱	"	سنہ ۷۸ مین لارڈ لٹن کے عہد مین امیر خان کے بیٹی کی درخواست (جو نامنظور ہوئی تھی) کے چہہ مہینے بعد بغیر کسی شرط کی اور بلا درخواست احدی لارڈ لٹن نے رہا کیا
۸	ابراہیم منڈل	سنہ ۱۸۷۰ تخمیناً	"	ایضاً
۹	تبارک علی	سنہ ۱۸۷۱	"	زندہ قید ہی -
۱۰	مسعود	سنہ ۱۸۶۰	اعانت یا جرم بغاوت	زندہ قید مین ہے -

نقشہ پس ماندگان خاندان جنکو مولوی محمد حسن عمدہ تربیت دیتے ہین

نمبر	نام	ولدیت باقرابت	کیفیت شغل وغیرہ
۱	مولوی اشرف علی ایم اے	مولوی احمد اللہ	ہیڈ ماسٹر بھاگلپور
۲	مولوی امجد علی ایم اے	مولوی یحیی علی	پروفیسر لاجک اینڈ فلاسفی علیگڈھ کالج
۳	مولوی عبد المجید	مولوی احمد اللہ	طبیب پٹنہ
۴	مولوی عبد الحکیم	احمد اللہ	طبیب پٹنہ
۵	مولوی موسی	مولوی یحیی علی	سٹوڈنٹ سکنڈ کلاس علیگڈھ کالج
۶	مولوی یوسف	مولوی یحیی علی	" فرسٹ " " "
۷	مولوی آیت اللہ	نبیرہ مولوی ولایت علی	" " " " "
۸	محمود حسن	مولوی محمد حسن	" سکستہ کلاس پٹنہ کالج
۹	محمد ایوب	نبیرہ مولوی ولایتعلی	" " " " "
۱۰	محمد مبین	نبیرہ مولوی احمد اللہ	" ففتہ کلاس " " "
۱۱	محمد معین	ایضاً	" سیونتھ " " "
۱۲	عبد الرؤف	برادر مولوی عبد الحیم	سوداگر عینی ارڈہت دار کلکتہ
۱۳	مولوی محمد یقین	پسر مولوی احمد اللہ	سوداگر کلکتہ
۱۴	مولوی عبد القیوم	ولد مولوی یحیی علی	درسے پڑھانا
۱۵	مولوی محمد حسن	مولوی ولایت علی	تمام خاندان کو عمدہ تعلیم دینا اور اپنی شغل اور روزگار میں مصروف کرنا اور ان عمدہ خیالات پیدا کرنا

اس نقشہ سے واضح ہے کہ پس ماندگان اس خاندان کے ایسے حالات واشغال ہین جو طمانیت بخش ہین اور صاف یقین دلاتے ہین کہ ان لوگون کو بجز حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کے کوئی ایسا شغل وخیال نہین جس سے ملک یا گورنمنٹ کی مخالفت کا خوف واحتمال ہو۔

اس حکم کے نافذ ہونے سے جو خوشی اور گورنمنٹ کی محبت کا عموماً اہل اسلام کے دلون پر اثر پیدا ہوا ہے وہ ناظرین اخبارات پر مخفی نہین ہے اور جو آیندہ وقت تعمیل اس حکم کے پیدا ہوگا

وہ بہی کس و ناکس کے مشاہدہ مین آجاویگا۔ بقول ایک ہمعصر (مشیر قیصر) یہہ تالیف قلوب کا چلتا ہوا نسخہ ہے جسکا بہت عمدہ اثر ہوگا۔

(۳) اس رزولیوشن مین جو رہائی کے یہہ شرط ٹہرائی گئی ہے کہ پولیس انکے نگران رہے اور لوکل گورنمنٹ جو مناسب قیدین سکونت کی لگادے وہ عائد رہین اسپر دوراندیش اور خیرخواہان ملک اور گورنمنٹ کو یہہ اعتراض ہے (چنانچہ نصرت الاخبار دہلی وغیرہ مین موجود ہے) کہ پولیس کی حفاظت و نگرانی قید انڈمان سے کم نہین ہے۔ ہمکو بہی اس اعتراض سے دلی اتفاق ہے اور نہایت ادب کے ساتہہ گورنمنٹ مین یہہ گذارش ہے کہ اس شرط نگرانی کے اس حکم آزادی کے ساتہہ کچہہ ضرورت نہین ہے جس پر سردست **دو دلیلین** قابل اطمینان پیش کیجاتی ہین۔

اول یہہ کہ اس رزولیوشن اور حکم آزادی کا ایک سبب یہہ ہے کہ ان لوگون کیطرف سے گورنمنٹ کو اب اطمینان حاصل ہے (ورنہ بصورت عدم اطمینان) یہہ حکم ہرگز نافذ نہ ہوتا پہر پولیس کی نگرانی کیا معنے رکہتی ہے۔ پولیس کے نگرانی پوری بے اطمینانی کی نشانی ہے اور یہہ امر اس آزادی کے بہی مخالف ہے جو اس حکم سے اون کو دی گئی ہے۔ پولیس والے تہوڑے سے اشارہ گورنمنٹ پر بہی اونکی ناک مین دم کر رکہینگے اور بازار جانے اور جنگل کیطرف نکلنے پر بہی ان سے روک ٹوک کرینگے۔ اسمین انکو اس سے زیادہ وحشت و بیگانگی ہوگی جو اسوقت مجرم و مقید ہونیکی حالت مین ہے۔ اور وہ غرض (تالیف) جو اس حکم سے مدنظر ہے حاصل نہ ہوگی۔

دوم یہہ کہ ۱۸۷۸ء مین لارڈ لیٹن نے امیر خان اور ابراہیم منڈل کو بعد نامنظوری انکے درخواست انکی وارثون کے خود بخود بلا درخواست احدے بغیر کسی شرط کے چہوڑ دیا اور لوکل گورنمنٹ کو کسی قسم کی نگرانی کا حکم نہین دیا پہر بہی ان پانچ سالون مین کسی قسم کا شر و فساد امیر خان اور ابراہیم منڈل سے پیدا نہین ہوا تو اب لارڈ رپن کے عہد مرحمت عہد مین ان قیدیون سے (جنمین بجز ایک مولوی عبدالرحیم کے کوئی پرنسپل مین نہین ہے

صرف عوام الناس ہین اور مولوی عبد الرحیم پر پہلے بھی کوئی سخت جرم شہادت سے ثابت نہین اوادون کے وارثون کیطرف سے درخواست بہی گذر چکی ہے جس پر گورنمنٹ آف انڈیا نے خوب چھان بین کے بعد اطمینان حاصل کر کے بصلاح گورنمنٹ بنگال و گورنمنٹ پنجاب رہائی کا حکمدیا ہے) کیونکر فساد کا اندیشہ ہے کیا لارڈ رپن کا تحقیقی حکم لارڈ ڈلٹن کے سرسری حکم کے برابر بہی لایق اطمینان نہین ہے۔ ؟

اِس امر کو لارڈ رپن کا بہ نسبت لارڈ ڈلٹن زیادہ تر فیاض اور رحمدل اور لبرل اور پولیٹکل معاملات مین کامل العقل ہونا تجویز نہین کرتا۔ اِن دلایل کی نظر سے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اس شرط نگرانی کو بالکل منسوخ کر دے اور لوکل گورنمنٹ کسی نوع کی نگرانی پولیس کو ہدایت نکرے اور اگر ہنوز گورنمنٹ کو ان لوگون کیطرف سے کسی قسم کی بے اطمینانی ہے تو بجائے خود خارجی نگرانی کرے (جیسا کہ اب بہی بعض مواضع واشخاص کی سپیشل طور پر نگرانی ہوتی ہے ان لوگون سے کسی قسم کی شرط یا غیر معمولی وزاید عہد نہ لیا جاوے اور نہ یہ شرط علانیہ طور پر اِس حکم ورزولیوشن مین داخل رہے۔

اِس آزادی و فیاضی کا عجب اثر پیدا ہوگا۔ عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اہلحدیث کے دلون مین سلطنت کی اطاعت اور محبت کا رشتہ مستحکم ہوگا۔

اڈیٹران اخبارات خیر خواہان ملک و سلطنت خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص مبادلین اشاعت السنہ سے التجا کیجاتی ہے کہ اس آرٹیکل کو اپنے اپنے اخبارون مین درج کرین اور اس پر بمقتضائے انصاف و خیر خواہی ملک مفید رائے دین۔

ایسا ہی انجمن ہائے اسلامی لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ پشاور۔ دہلی۔ میرٹھ۔ کلکتہ بمبئی۔ وغیرہ کی خدمت بابرکات مین مبادہ الناس ہے کہ بنظر استحاد اصولی (جو کل فرقہائے اسلامی (شیعہ سنی۔ حنفی اہلحدیث) مین موجود ہے اور اس اتحاد کے سبب ان سب کو باہم الفت

اسلامی حاصل ہے - وبحکم اس ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب کے کہ "مسلمان

مثل المومنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی (مسلم صفحہ ۳۲۱ جلد ۲)

المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً

ایسے محبت اور رحمت اور عاطفت کرنے مین ایک جسم کی مانند ہین جسکا ایک عضو دکہتا ہی تو تمام اعضا بیداری و بخار مین شامل ہو جاتے ہین اور مومن مومن کے لئے ایک دیوار کی مثل ہے جسکی ایک اینٹ دوسری کو مضبوط کرتی ہے

اس فیاضانہ پالسی وایسرای ہند کا دلی شکریہ ادا کرین اور حسب دستور بڑی اہتمام واحترام سے ایڈریس (سپاسنامہ) تیار کرکے ویسرای ہند اور لوکل گورنمنٹ ہا کی خدمت مین روانہ کرین

ہم اہل اسلام کیطرف سی اخبار جریدہ روزگار مدراس کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین جس نے اس مدعا کی تائید مین ایک عمدہ آرٹیکل کارسپانڈنس مین درج کیا ہے ایسی ہی ہم اخبار مشیر قیصر لکہنو اور اخبار نصرت الاخبار دہلی کے بہی شکر گذار ہین جنہون نے اپنے چہوٹے چہوٹے نوٹون اور ریمارکون مین اس مدعا کی تائید مین کسیقدر ہمدردی ظاہر فرمائی ہے - ان سے امید ہی کہ آئندہ بہی اس آرٹیکل کے پوری تائید کرین گے -

ایسا ہی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور (جسکے ممبر مختلف مذاہب اسلامی (شیعہ سنی حنفی اہلحدیث) کے اشخاص و اعیان ہین اور اسکی اغراض دنیاوی مین معزز انگریز و ہندو صاحبان بہی اسکی ممبر ہین) کا شکریہ ہم کل مسلمانون کیطرف سی ادا کرتے ہین کہ اس نے اپنی جلسہ عام ۱۱- فروری ۸۳ء مین جسمین ہندو مسلمان - عیسائی ممبر و غیر ممبر و اعیان و اشخاص موجود تہے اس رزولیوشن (تجویز) کو منظور فرمایا ہے کہ انجمن کیطرف سے اس احسان کے شکریہ مین گورنمنٹ آف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب کی خدمت مین ایڈریس روانہ کئے جاوین

ہم امید رکہتی ہین کہ یہ خبر فرحت و محبت اثر ہم اور انجمنونکی طرف سے بہی جلد سنین گے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

بقیہ مضمون

کفار کی نوکری

تو یہ امر لائق تسلیم تہا اور اسکا خلاف بہی وقوع مین نہین آتا - یا بہت کم آتا ہے -

یہہ بات بہی بہولنی نہین چاہئے کہ جن علماء نے کفار کی نوکری کو (جسمین مسلمانون کی ظاہراً ذلت متصور ہو) مکروہ یا ناجائز کہا ہے اُن کی مُراد کفار سے ذمی کفار ہین جو مسلمان کے ماتحت وزیر حکومت رہتے ہون (چنانچہ ابن المنیر کی اس کلام مین جس پر بحث ہو رہی ہے لفظ ذمی موجود ہے) ایسا ہی طیبی و ملا علی قاری نے حدیث ممانعت ابتدا بہ سلام یہود و نصاری (جو حاشیہ صفحہ ۳۲۲ مین منقول ہوئی) کی شرح مین ذمی کافرون کا ذکر ہے نہ وہ کافر جو مسلمانون کے حاکم اور اُن پر مسلط ہون اور مسلمان خود اونکے ذمی و عہدی و ماتحت ہون -

ایسے کفار کی نسبت مین نہین خیال کرتا کہ کوئی مُسلمان عاقل چہ جاے عالم یہ فتوی لگائے کہ جب مُسلمان اون کو راستہ مین ملے تو خود فراخ راستہ اور اوس کے بیچ مین چلے اور اون کو تنگ جانب کی طرف ہٹا دے یا اون کے پاس کسی حاجت و ضرورت کو جاوے تو اونکو ابتداءً سلام نہ کرے جیسے کہ ظاہراً[+] اس حدیث کا مطلب ہے -

ایسا فتوے دینے مین نہ کافر کی ذلت اور نہ مسلمان کی ذلت سے صیانت متصور ہے بلکہ اسمین تو عین مسلمان کو ذلیل کرانا اور اونکو جیلخانہ مین پہنچانا یا جلا وطن کرا کے دریاے شور سے پار بہجوانا ہے - عصمہم اللہ تعالیٰ و تبارک عن ذلک و جمیع المہالک -

---

+ ظاہر کی قید اسلیے لگائی ہے کہ بعض علماء کے نزدیک بوقت حاجت و ضرورت کفار کو ابتداءً سلام کرنا جائز ہے اور یہ حدیث اون کے نزدیک مؤول ہے نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ وحکی القاضی عن جماعۃ انہ یجوز ابتداؤہ بہ للضرورۃ والحاجۃ او السبب وہو قول علقمۃ و النخعی وعن الاوزاعی انہ قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون (شرح مسلم ج ۲ ص ۲۱۴)

مین نہین جانتا کہ مسلمانون میں کوئی عاقل بالغ مسلمانون کی حالت موجودہ دیکہکر یہہ فتوی لگاتا ہو۔ اور اگر کوئی جاہل صوفی۔ یا نیم ملا ایسا ہے تو اُسکو کفار کی ماتحت رہنا اور اون کے ذمی ہونیکی ذلت اوٹہانا کیونکر حلال ہے اور نوکری یا سلام کی ذلت اٹہانا حرام اِسکے خیال کا لازمہ تو یہہ ہے کہ وہ اونکی حکومت اور ماتحتی سے نکلجاوے نہ یہ کہ اون کی ماتحت رہکر اِن خیالی ذلتون پر فتوی لگاوے اور اِس مثل مشہور کا مصداق ہو "پیسنے کا پیسنا رنگہڑو کا رنگہڑو"۔

دین کے لحاظ سے مسلمانان روئے زمین کے فرقون اور مذاہب پر فخر اور بڑائی کا دعوی کرین اور وراثت نعماے جنت اور دار اُخروی کے مدعی بنین اور مخالفین مذہب اسلام کے لئے محرومی جنت و وراثت جہنم کا فتوی لگا دین تو بحکم ان آیات کے کہ "پسندیدہ دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے" اسلام کے سوا جو کوئی اور مذہب بنانا چاہے وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت مین ٹوٹے والون مین سے ہوگا۔ یہی (مومن) لوگ فردوس کے وارث ہین اسمین ہمیشہ رہین گے جو لوگ کافر ہین اہل کتاب سی ہون خواہ مشرکین وہ سدا دوزخ مین رہین گے اور بشہادت اِس حدیث کے اسلام (اور مذاہب پر) فایق ہی رہیگا۔ پست نہ ہوگا۔ یہہ دعوی اور فتوی زیبا ہے مگر اونکو یہہ نہین پہنچتا کہ دنیا مین بھی بہرحال اپنی ہی بڑائی کے مدعی رہین بلکہ اگر وہ دنیا کی بڑائی یا بادشاہی کافرون مین دیکہین تو اوسکو اون کے لئے تسلیم کرین اور اسلام کی اون نصیحتون کو جو اوپر منقول ہوئین

ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخسرین اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خٰلدون (المومنون ۱۶)

ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نار جھنم خٰلدین فیھا (البینہ ۱۶)

الاسلام یعلو ولا یعلی۔ (بخاری صفحہ ۱۸۰)

اور ان آیتون کو جو یہان حاشئے مین منقول ہین غور سے پڑہکر تن بہ تسلیم حوالہ کر کے

قال اللّٰھم مٰلک الملک تؤتی الملک من تشآء وتنزع الملک ممن تشآء وتعز من تشآء وتذل من تشآء ۔ (آل عمران ۳۶)

کلا نمد ھؤلآء وھؤلآء من عطآء ربک وما کان عطآء ربک محظورا (بنی اسرائیل ۲۶)

ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون ۔ (زخرف ۳۶)

جس شخص مین (مسلم ہو یا کافر) جو خوبی یا بزرگی ہو اوس سے تکبرا انکار نہ کرین اور اس تکبر کے سبب سی ان دنیاوی فائدون سے جو اقوام غیر (جنکو خدا نے انکا حاکم بنا دیا ہے) سے لے سکتے ہین محروم نہ رہین۔

شائد یہان کوئی یہہ سوال کرے کہ مسلمان کو دنیا اور دنیوی فایدون سے کیا کام یہہ کافرون ہی کیواسطے مخصوص ہے **اسکا جواب** ہم عنقریب ایک مستقل مضمون مین ادا کرینگے انشاء اللہ تعالی اور اسمین نصوص قرآن وحدیث سی یہہ ثابت کر دکہائینگے کہ دنیا ہی ایک آلہ یا وسیلہ یا پل ہے جس کے ذریعہ سے ہم خدا کو ملسکتے ہین۔ ہم دنیا کو چہوڑ کر تو کسی کام کے نہین رہتے نہ دنیا کے نہ دین کے نہ خدا کے نہ غیر کے

دلیل دوم کی تذئیل

اس دلیل کے بعض معارض اقوال کے جواب مین جو بیان ہوا ہے کہ آنحضرت نے بعض کفار کا اعزاز کیا اور محسن کفار کے شکر احسان کا حکم دیا ہے ۔ اس بیان کے موید و مصدق

+ تو کہدے اے خداوند ملک کے مالک تو جسے چاہے (مومن کو خواہ کافر کو) بادشاہی دیتا ہے جس سے چاہے چہین لیتا ہے جسے چاہے (مومن کو خواہ کافر کو) دنیا مین عزت دیتا ہے جسے چاہے ذلیل کرتا ہے۔

++ ہم دنیا مین سب کو مومنون اور کافرون اور نیکون اور بدون کو مدد دیتے ہین دنیا مین خدا کی بخشش کسی سے نہین روکتے۔

+ اگر سبہی لوگون کے یکسان منکر ہو جانیکا خوف نہ ہو تو ہم کافرون کی چہتین اور سیڑہیان چاندی کی بنا دین۔

بہت آثار و احادیث وارد ہین اس مقام مین چند آثار کا نقل کرنا مناسب نظر آتا ہے

(۱) صحیح بخاری مین ایک طویل حدیث مین ذکر ہے کہ ایک سفر کے موقع پر حضرت علیؓ

عن عمران في حديث طويل ان رسول الله دعاه وعليا فقال اذهبا فابتغيا الماء فانطلقنا فتلقينا امرأة بين مزادتين من ماء على بعير لها فجاءا بها الى النبي صلى الله عليه وسلم قال استنزلوها عن بعيرها دعا النبي صلعم باناء ففرغ فيه من افواه المزادتين واوكاء افواههما واطلق العزالي ونودي في الناس اسقوا واستقوا × وايم الله لقد اقلع عنها وانه ليخيل الينا انها اشد ملئة منها فقال النبي صلعم اجمعوا لها من بين عجوة ودقيقة وسويقة فجعلوه في ثوب وحملوها على بعيرها

× × × × × × × × × ×

فكان المسلمون بعد يغيرون على من حولها من المشركين لا يصيبون الصرم الذي هي منه فقالت يوما ما ارى هؤلاء القوم قد يدعونكم عمدا فهل لكم في الاسلام فاطاعوها ودخلوا في الاسلام بخاری صفحہ ۴۹

(علیہ السلام) و حضرت عمرانؓ ایک مشرک عورت کو جو اونٹ پر پانی کی پکہال لادی ہوئی چلی آتی تہے آنحضرت کے پاس لائی آنحضرت نی اُسکی پکہال سے پانی لیا تو اوسکے عوض مین اوسکو کچہہ (کہجور و ستو وغیرہ) دیدیا اور اُسی رخصت کیا۔ اِسکے بعد جب کبہی مسلمان اسکی بلاد مین اپنے مخالفون پر چڑہائی کرتے تو ان جہونپڑیون کو (جنمین وہ عورت رہتی تہی) بلحاظ اِس احسان کے بچا لیتے ایک دن اُس عورت نے اپنی قوم سے کہا کہ یہہ لوگ تمکو عمداً چہوڑتے ہین یعنی اِس ذرا سی احسان کی رعایت کرتے ہین (تم اون کے دین) اسلام مین رغبت کرو۔ اوسکی قوم نے انکا کہنا مان لیا اور اسلام قبول کیا۔

دیکہو اِس شکر احسان کا نتیجہ کیا نکلا کہ اس عورت کو جو آنحضرت کو پہلے ساحر اور صابی (یعنی دین سے خارج) کہتی تہی اور اس کے تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا پیروان اسلام بہی یہی انداز اختیار کرین اپنی محسن کفار کے

شکر گزاری کرین تو اوس سے عمدہ نتایج پیدا ہون مخالفین کے دلون مین اسلام کے خوبی خود بخود جگہہ پکڑ لے۔

(۲) آنحضرت کے پاس نصاری نجران کے سفیر آئے تو بعد عصر مسجد مین داخل ہوئے

لما قدم وفد نجران علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علیہ مسجدہ بعد العصر فحانت صلوتهم فقاموا یصلون فی مسجدہ فاراد الناس منعهم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوهم فاستقبلوا المشرق فصلوا صلوتهم

اتنے مین اون کی نماز کا وقت آپہنچا وہ مسجد نبوی مین نماز پڑہنے کو کہڑے ہو گئے لوگون نے چاہا کہ اون کو اس مسجد مین (عیسائی طور پر) نماز پڑہنے سے روک دین۔ آنحضرت نے اونکو اس امر سے منع کر دیا اونہون نے اس مسجد مین مشرق کیطرف استقبال کیا اور نماز کو ادا کیا۔

اس موقع پر (ناظرین غور و انصاف سے دیکھین) آپنے اون لوگون کا کس قدر اکرام کیا اپنے مسجد شریف مین اون کو ایسی نماز پڑہنے کا (جسکو اپنی دین مین نماز نہ سمجھتی تہے) اور اس قبلہ کی استقبال کا (جسکے استقبال کو جایز نہ جانتے تہے) اختیار دیا۔

جملہ معترضہ

یہان سے ہمارے وہ سنی بہای عبرت پکڑین اور نصیحت پاوین جو اپنی مسجدون مین شیعہ کو نماز نہین پڑہنے دیتے۔ اِنسے زیادہ ہمارے حنفی بہائی نصیحت پاوین جو اپنی مسجدون مین اہلحدیث کو نماز پڑہنے سے مانع ہوتے ہین۔ اور دین و دنیا کا خوف اوٹہاکر صاف حکم دیتے ہین کہ جس مسجد مین کوئی وہابی نماز پڑہے اُسکو غسل دینا واجب ہو جاتا ہے بلکہ ایک ایک گز زمین اکہاڑ کر پہنکدینا واجب ہے۔

اِن سے بڑہکر ہمارے وہ بہائی اہلحدیث عبرت پکڑین جو اپنی مسجدون مین اون حنفیون کو نماز پڑہنے سے مانع ہوتے ہین جو رفع یدین یا آمین بالجہر نماز مین نہ کرین۔

افسوس ہادی و بانی اسلام تو کافرون اور دین اسلام کے مخالفون کے ساتہہ اکرام و مداراۃ سے پیش آوین اور ان کے پیروی کے مدعیان مسلمانون اور اصول اسلام مین موافقون سے اس بدخلقی سے سلوک کرین - انہی لوگون کے حال پر افسوس کا یہہ مرثیہ ہے ؎

شنیدم کہ مردان راہ خدا — دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام — کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

(۳) قوم ثقیف کے سفیر آنحضرت کے پاس آئے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضہ نے درخواست

فقدم علیہ صلعم وفد ثقیف فقال المغیرۃ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علی فاکرمہم فانی حدیث الجرح فیہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا امنعک ان تکرم قومک ولکن انزلہم حیث یسمعون القرآن وکان من جرح المغیرۃ فی قومہ انہ کان اجیر الثقیف وانہم اقبلوا من مصر حتی اذا کانوا ببعض الطریق غدر علیہم وہم نیام فقتلہم ثم اقبل باموالہم حتی اتی رسول اللہ صلعم فقال رسول اللہ صلعم اما الاسلام فنقبل واما المال فلا فانا لا نغدر وابی ان یخمس ما معہ وانزل رسول اللہ صلعم وفد ثقیف فی المسجد وبنی لہم خیاما لکی یسمعوا القرآن

کی کہ یا رسول اللہ میری قوم کو آپ میرے پاس اتارین مین انکا اکرام کرون اسلیے کہ تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ مین انکو نقصان پہنچا چکا ہون یعنے اب اسکی مکافات کرنا چاہتا ہون آنحضرت نے فرمایا کہ مین ان کے اکرام سے تجہے منع نہین کرتا ولیکن مین انکو وہان اتارونگا جہان وہ قرآن سنین - وہ نقصان جو مغیرہ سے ان کو پہنچا تہا یہہ تہا کہ وہ ثقیف کا ملازم تہا وہ مصر سے واپس آکر کسی رستہ مین پہنچے تو مغیرہ نے ان سے غدر کیا وہ سو گئے تو اونکو قتل کیا اور اونکا مال لیکر آنحضرت کے پاس آکر اسلام قبول کیا آنحضرت نے فرمایا - اسلام تو ہمنے مانا پر یہہ مال ہم نہین لیتے کیونکہ یہہ غدر کا مال ہے اور ہم غدر نہین کرتے اور اس مال سے خمس جو مال غنیمت سے لیا کرتے آپنے

ویروا الناس اذا صلوا فمکث الوفد یختلفون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یدعوھم الی الاسلام فاسلموا۔ (زاد المعاد صفحہ ۴۸۳)

نہ لیا اور اون سفیرون کو اپنی مسجد مین اوتارا اور اون کے خیمے مسجد مین لگا دئے تاکہ وہ وہان قرآن سنین اور لوگون کو قرآن پڑہتے ہوئے دیکہین اخیر اس مدارۃ واکرام کا یہہ نتیجہ نکلا کہ آن حضرت نے اونکو اسلام کیطرف بلایا تو اونہون نے قبول کیا۔

(۴) قوم بلے کی سفیر آن حضرت کے پاس آئے تو حضرت نے انکا اکرام کیا اور مرحبا

وقدم علیہ وفد بلی فی ربیع الاول من سنۃ تسع فانزلھم رویفع من ثابت البلوی عندہ وقدم بھم علی رسول اللہ صلعم وقال ھولاء قومی فقال لہ رسول اللہ مرحبا بک وبقومک فاسلم (زاد المعاد صفحہ ۴۸۳)

کہا۔ اور یہہ خلق واکرام نبوی اُن کے اسلام کا باعث ہوا۔

(۵) قوم صبا کی سفیر آئے تو سعد بن عبادہ نے آنحضرت سی اجازت لیکر اونکو اپنی پاس

فقدم علی رسول اللہ صلعم خمسۃ عشر رجلا منھم فقال سعد بن عبادۃ یا رسول اللہ دعھم ینزلوا علی فنزلوا علیہ فحیاھم واکرمھم وکساھم ثم راح بھم الی رسول اللہ فبایعوہ علی الاسلام (زاد المعاد صفحہ ۴۸۳)

اوتارا اور انکا اکرام کیا اور پوشاکین پہناکر آنحضرت کی حضور مین حاضر کیا تو اونہون نے اسلام قبول کیا

اس قسم کے آثار واحادیث کتب حدیث وسیر مین اس کثرت سی ہین کہ ہم اون کو نقل نہین کر سکتے۔ آن آثار منقولہ سے ناظرین کو امید ہے یقین حاصل ہوگا کہ کفار کی تعظیم وتکریم مطلقاً بری نہین ہے بلکہ بعض کفار کی تعظیم وتکریم کا اسلام مین حکم آچکا ہے۔ بیشک کفر برا۔ کفر کی تعظیم بری مگر کافر کے تعظیم اور وصف کی لحاظ سی کفر کی تعظیم نہین ہے۔ وہ تعظیم اس وصف کی تعظیم ہے جو کفر کے علاوہ اس کافر مین پائی جاتی ہے۔ جیسے محسن ہونا۔ حاکم ہونا قرابتی ہونا۔ اہل معاملہ ہونا۔ دنیاوی دوست ہونا وعلی ہذا القیاس۔

تیسری دلیل ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن عباس سے حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرسنہ تھے حضرت علی رض کو خبر ملی تو آپ کسی کام (مزدوری) کی تلاش مین نکلے تاکہ اوسکے ذریعہ سے آنحضرت کو مدد دین۔ پس ایک یہودی کے باغ مین پہنچے اور اسکو آپ نے سترہ ڈول فی ڈول ایک کہجور اجرت پر نکالدئے یہودی نے آپ کو اس کے عوض مین سترہ کہجورین دین وہ کہجورین آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔

اسی حدیث کو ابن ماجہ نے دوسری سند سے مختصر کرکے نقل کیا ہے (جسکی الفاظ یہ ہین) کہ حضرت مرتضی نے فرمایا کہ مین ایک ایک کہجور کے عوض ایک ایک ڈول نکالتا اور عمدہ کہجور لینے کی شرط کرلیتا

اسی مضمون کی ایک اور حدیث ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے نقل کی۔ اسمین ایک انصاری صحابی کے ایک ایک کہجور پر یہودی کے باغ کو پانی دینے کی اجرت کا بیان ہے۔

عن حنش عن عکرمة عن ابن عباس رض قال اصاب نبی الله صلعم خصاصة فبلغ ذلك علیا فخرج یلتمس عملا یصیب منه شیئا لیغیث به رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتی بستانا لرجل من الیهود فاستقی له سبعة عشر دلوا کل دلو بتمرة فخیره الیهودی من تمرة سبعة عشرة عجوة فجاء بها الی النبی صلی الله علیه وسلم

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی حیة عن علی قال کنت ادلو الدلو بتمرة واشترط انها جلدة۔

حدثنا علی بن المنذر حدثنا محمد بن فضیل حدثنا عبد الله بن سعید عن جده عن ابی هریرة قال جاء رجل من الانصار فقال یا رسول الله مالی اری لونك منکفیا قال الخمص فانطلق الانصاری الی رحله فلم یجد فی رحله شیئا فخرج یطلب فاذا هو بیهودی یستقی نخلا له فقال الانصاری للیهودی استقی نخلك قال نعم قال کل دلو بتمرة واشترط الانصاری

ان لا یاخذ خذرة ولا ازرة ولا حشفة ولا یاخذ الا جلدة فاستقی بنحو من صاعین فجاء به الی النبی صلی الله علیه وسلم (سنن ابی ماجہ ص ۲۲۳)

ان احادیث مین سے پہلی حدیث کا راوی حنش بن قیس ہے جسکو امام احمد وغیرہ نے ضعیف کہا ہے ولیکن دوسری حدیث (جو اسی حدیث کا اختصار ہی) کی سند مین وہ راوی نہین ہے اور اس حدیث کی سند کو ابن السکن محدث نی صحیح کہا ہے۔ تیسری حدیث مین بہی وہ راوی نہین ہے اور وہ بعینہ مضمون حدیث اول کے موید اور اس پر شاہد ہے۔ لہذا اس حدیث کی لائق استدلال و احتجاج ہونے مین گنجائش کلام نہین ہے حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب **تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث مسند الرافعی الکبیر** مین کہا ہے کہ علی مرتضی کے یہ حدیث کہ آپنے یہودی کے باغ کو ایک ایک کہجور پر پانی دیا۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ اسمین حنش راوی ضعیف ہی روایت بیہقی کا سیاق (بیان) کامل ہے اور اس حدیث کو امام احمد نے علی رض سے جید (کہری) سند سے بیان کیا ہے۔ اور ابن ماجہ نے اس کو ایسی سند سی (جسکو ابن السکن نے صحیح کہا ہے) مختصر کر کے یون نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایک کہجور پر ایک ڈول نکالتا اور عمدہ کہجور لینی کی شرط کر لیتا۔

حدیث علی رض انه آجر نفسه من یهودی یسقی له کل دلو بتمرة ابن ماجة والبیهقی من حدیث ابن عباس وفیه حنش راویه عن عکرمة عنه وهو ضعیف وسیاق البیهقی اتم وعندهما ان عدد التمر سبعة عشر ورواه احمد من طریق علی بسند جید ورواه ابن ماجة بسند صححه ابن السکن مختصرا قال کنت ادلو الدلو بتمرة واشترط انها جلدة (تلخیص ابن حجر)

ایسا ہی بعینہ **قاضی محمد بن علی** شوکانی نے **دراری مضیہ** شرح درر بہیہ مین اور **نیل الاوطار** شرح منتقی الاخبار مین اور نواب صاحب بہوپال نے **روضہ ندیہ** شرح درر بہیہ مین کہا ہے

قاضی شوکانی نے نیل الاوطار مین اس حدیث سی جواز اجرت کفار پر استدلال کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے اس حدیث علی علیہ السلام مین صحابہ کی

وحدیث علی ع فیه بیان ما کانت الصحابة

علیہ من الحاجۃ وشدۃ الفاقۃ والصبر علی الجوع وبذل الانفس واتعابہا فی تحصیل القوام من العیش للتعفف عن السوال وتحمل المنن وان تاجیر النفس لا یعد دناءۃ وان کان المستاجر غیر شریف او کافرا والاجیر من اشراف الناس وعظمائہم۔

محتاجی اور فاقہ کشی کا بیان ہے اور اس امر کا بیان کہ وہ بہوک پر صبر کرتے اور سوال اور احسان برداری سے بچنے کے لیے روزی کمانے مین جان کو کام مین لگاتے ہین اور اس امر کا بیان ہے کہ مزدوری کرنا کمینہ پن نہین ہے اگرچہ مزدوری کرنیوالا بڑا آدمی اور شریف ہو اور وہ شخص جسکی مزدوری کی رذیل۔

اِس حدیث سے جیسا کہ اصل مدعا پر ایک صحیح اور قوی اور صریح استدلال قائم ہوا ویسا ہی ابن المنیر وغیرہ علماء کے ان باتون کا کہ کافر کی نوکری مین مسلمان کی ذلت ہے یا اُس کے گہر جاکر اور اسکے ساتہہ رہکر اسکا کام کرنے مین اسکی اہانت ہے" - جواب بہی کامل اور صریح طور پر ادا ہوا - کیونکہ اسحدیث سے اور اسکی شرح وتفریع مین قاضی شوکانی نے کہا ہے صاف ثابت ہے کہ کافر کی نوکری یا اُجرت اسکے گہر مین جاکر اور اسکے ساتہہ رہکر بہی جایز ہے - اسمین مسلمان کی ذلت وکمینگی متصور نہین ہے - غور کا مقام ہے کہ جس حالت مین ایک اعلیٰ طبقہ کے معزز ورئیس اسلام (حضرت علی علیہ السلام) نے ایک یہودی کے باغ مین جاکر ایک کہجور پر پانی بہرنے کی اُجرت وخدمت کی جس پر آنحضرت صلعم کو بہی اطلاع ہوئی اور وہ اُجرت اوس عہد سعادت مہد مین ذلت متصور نہ ہوئی تو ان کے بعد اور کون ایسا معزز ہے جسکی عزت حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے عزت سے بڑہکر ہونی ممکن ہے جسکی وجہ سے کافر کی نوکری اور خدمت اور مصاحبت سے ذلت متصور ہے - ؟

یہہ مجمل طور پر عام نوکریون کفار کا حکم بیان ہے - آیندہ خاص خاص نوکریون کا حکم بیان کیا جاویگا کہ تحصیلداری کا کیا حکم ہے اور مجسٹریٹی کا کیا حکم وعلی ہذا القیاس -

سوال

دختر کی شادی مین برادیون اور عام قرابتیون دوستون شہر والون کی دعوت دختر والے کیطرف سے کیسی ہے اور خصوصًا اگر دختر کا ولی نیک نیت و متبع سنت ہو اور اس دعوت مین نیت ثواب رکھتا ہو نہ فخر و رسم۔

جواب

جو برادی ناکح کے ساتھ محض بنظر صلہ رحم و بر و تعاون علی الخیر یا بمقتضائے حاجت

من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ۔ بخاری و مسلم

دبقدر ضرورت آوین وہ اضیاف ہین۔ جنکی دعوت وضیافت بحکم حدیث اکرام ضیف والی سنت ہی جسکی ادنی حد رات دن کا کہانا ہی اور اعلی تین دن اسکے بعد صاحب خانہ کا احسان ہے جتنے دن چاہے کہلا دی مہمانون کو نہین چاہیے کہ تین دن کے بعد خود وہان ٹھہرے رہین اور اسکو تکلیف دین۔

اور جو محض فخر و نمایش کے لئے بلائے جاوین یا خود فخر و بڑائی کے لئے ملکر آوین جیسے اکثر اقوام ہنود اور ان مسلمانون مین جو اسمین ہندون کے شاگرد و پیرو ہین رسم ہے کہ ایک شہر کے ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک بھی بلا ضرورت اور خلاف عادت گھوڑون پر سوار ہو کر آتے ہین بلکہ بیسیون سواریان گھوڑے پالکیان ہمراہ لاتے ہین جنمین خدا کے فضل سے آدمی ایک بھی سوار نہین ہوتا اور برات کے لئے قرابتی اور دوست میسر نہ آوین تو مستعار جماعت لے آتے ہین انکی دعوت ویسی ہی معصیت ہی جیسے کہ انکا اس صورت مین برات لانا معصیت ہی جس سے یہہ حکم قرآن نیکی اور پرہیزگاری

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان پر معاونت کرو اور گناہ و ظلم پر مدد نہ دو مانع ہی

اور اس صورت کا معصیت ہونا نصوص ذیل سے ثابت ہی سورۃ بنی اسرائیل مین ارشاد

ولا تمش فی الارض مرحا انك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا كل ذلك كان سيئه عند ربك مكروها	ہے تو زمین پر اکڑکر نہ چل تو زمین کو پہاڑ نہ دیگا۔ اور نہ طولانی مین پہاڑ کو پہنچ جائیگا یہ باتین خدا کو ناپسند ہین۔
ولا تمش فی الارض مرحا ان الله لا يحب كل مختال فخور۔ (لقمان ۲۶)	سورۃ لقمان مین ہے زمین پر اترا کر نہ چل خدا اترانیوالون اور فخر کرنیوالون کو دوست نہین رکھتا
فخرج على قومه في زينته فخسفنا به وبداره الارض۔ قصص ۸	اور سورۃ قصص مین ارشاد ہے کہ قارون اپنے قوم مین کروفر سے نکلا ہمنے اوسکو اور اُسکی گھر

کو زمین مین دھسا دیا۔

ایک حدیث مین آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ایک شخص اپنی جوڑہ (پوشاک) مین تکبر

قال رسول الله صلعم بينما يتجر رجل برديه وقد اعجبته نفسه خسف به الارض فهو يتجلجل فيها الى يوم القيامة (متفق علیہ مشکوۃ)	سے جارہا تہا اوسکو اپنا آپ اچھا لگا خدا نے اوسکو زمین مین دھسا دیا وہ قیامت تک ویسے ہی عذاب مین رہیگا

اور جو اس قارونی کروفر فخر دھوم دھام سے نہ آوین معمولی طور سے آوین اور اسمین صرف دنیوی عوض معاوضہ کا خیال نہ رکھین جیسا کہ اکثر عوام اور متوسط لوگون مین معمول ہے **انکی** دعوت بھی ترویج داعانت رسم بیجا سے خالی نہین۔ یہ لوگ اگرچہ اس قارونی دھوم دھام سے نہین آتی مگر نیک نیتی وصلہ واحسان کے خیال سے بھی نہین آتے ایک رسم کی تائید وپابندی مین آتے ہین جو اجر وثواب سے خالی ہے ان کی دعوت مین اسی رسم کی ترویج وتائید مقصود ہے۔

اب رہی براتیون کے علاوہ دوستون وقرابتیون وعام شہر والون کی دعوت سو یہی اسلام مین احداث وتائید رسم بیجا سے خالی نہین ہے۔ اسلام مین موقع شادی پر دعوت

ولیمہ نکاح کیجانب سے مشروع ہے لڑکی کیجانب سے مشروع نہین ہے لہذا لڑکی والی کیطرف سے یہہ دعوت دین مین احداث و رسم بے محل ہے۔

اور اکثر اقوام و اشخاص سے تو اس دعوت مین بھی ویسی ہی دھوم دھام اور فخر اور نمایش عمل مین آتی ہے جو اُن براتیون کی دعوت مین پائی جاتی ہے۔ ایک شخص اپنی دختر کی شادی پر پلاؤ کہلاتا ہے تو دوسرا اُس کے ساتھہ زردہ ملاتا ہے تیسرا اسپر متنجن اور فرنی بھی بڑھاتا ہے۔ ایک شخص براتیون یا عام دعوت والون کو سرد موسم اور رات کا وقت ہی کیون نہ ہو شربت پلاتا ہے تو دوسرا اسمین عرق کیوڑہ و گلاب ملاتا ہے تیسرا شکر و چینی کی بوریان کنوئین مین ڈلواتا ہے۔

اِس فخر و نمایش مین بعض تو گرہ کا مال لگاکر تہیدست ہو بیٹھتے ہین اور مدۃ العمر کا کمایا اسمین کھو بیٹھتے ہین۔ بعض املاک فروخت کر کے صرف دین مین نقصان اوٹھاتے ہین بلکہ اِس کے ساتھہ دُنیا و معاشرت کو بھی تباہ کر لیتے ہین۔

شارع رحیم کریم کو چونکہ لوگون کے دین و دنیا (یا یون کہو کہ مذہب و معاشرت) دونو کی اصلاح مدنظر ہے اِس لیے آپ نے اِس قسم کی دعوتون سے منع کیا اور صاف

المتباریان لا یجابان ولا یوکل طعامهما

قال الامام احمد یعنی المتعاظمین بالضیافة فخرا ورياءا (مشکوۃ)

فرمادیا ہے کہ جو دو شخص ایکدوسرے سے بڑھکر (فخرًا) کہانا کھلادین اونکی دعوت قبول نہ کیجاوے اور نہ اونکا کہانا کہایا جاوے۔ امام احمد نے فرمایا ہے اِس سے وہی لوگ مراد ہین جو فخر و نمایش کے لئے ایکدوسرے کے مقابلہ مین دعوت کرین۔

اور اگر کوئی اِس قسم کی دھوم دھام نہ بھی کرے اور فخر و نمایش کا ارادہ بھی نہ رکھے تو اُسکی دعوت کی وجہ ممانعت یہی بس ہے کہ لڑکے والے کیطرف سے دعوت ولیمہ شرع مین وارد نہین ہے پھر اسکی ترویج مین تشریع جدید ہے۔

اِس کے مقابلہ مین **جوسایل نے** کہا ہے کہ لڑکی کا ولی متبع سنت و نیک نیت ہے وہ اِس دعوت مین نیت ثواب و قربت رکھتا ہے **اسکا جواب** یہہ ہے کہ ثبت العرش ثم انقش یعنی پہلے چھت بنالین پہر اسپر نقش و نگار کا قصد کرین اِس موقع نکاح و ختنہ پر لڑکی کیجانب سے دعوت کا شرع مین حکم ہی نہین تو پہر اسمین نیت ثواب و قربت کیونکر متصور ہے۔ محل قربت و ثواب تو وہی عمل ہے جو شرع مین ہو۔ اور شرع مین اِس پر ثواب واجر کا وعدہ دیا گیا ہو۔ پس اتباع سنت و نیک نیت کے صورت یہی ہے کہ پہلے ایک امر کی مشروعیت ثابت کرلین۔ پہر اوسمین قربت و ثواب کی نیت کرین اور جس امر کا شریعت سے ثبوت نہ پاوین اوس کے کرنے سے توقف کرین۔

علما نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع جیسے افعال مین مطلوب ہے ویسے ہی ترک مین بہی۔ جس چیز کو آنحضرت نے تشریعاً کیا ہے اسکا کرنا ضروری ہے جسکو باوجود مقتضی پائے جانے موقع کے ترک کیا ہے اسکا ترک کرنا لازم ہی چنانچہ نماز عیدین کے لئے اذان نہ کہنا اور اسکے پہلے یا پیچھے نوافل نہ پڑہنا وعلی ہذا القیاس بیسون امور اسی اصل پر مبنی ہین۔

حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ کسنے آپ کو موقع ختنہ کی دعوت مین بلایا تو آپ نے انکار کیا اور اس پر اسی دلیل سے استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہم اِس دعوت مین نہ جاتے تھے اور نہ ہمکو دعوت کیجاتی تہی۔

عن الحسن قال دعی عثمان ابن ابی العاص الی ختان فابی ان یجیب فقیل له فقال انا کنا لا ناتی الختان علی عهد رسول الله صلعم ولا ندعی له (مسند امام احمد)

اور اگر کہا جاوے کہ صاحب دعوت خاص اِس موقع پر دعوت کرنے کو سنت یا قربت نہین جانتا اور اِس موقع کی خصوصیت کو اسمین دخل نہین دیتا مطلق امر انفاق اور

اطعام لوجہ اللہ پر نظر رکہتا ہی اور بلا لحاظ اس موقع کے قرابتیون اور دوستون کو

وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمٰی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب۔ ویطعمون الطعام علی حبہ۔

بحکم ان آیات کے کہ ماباپ سی بہلائی کرو اور قرابت والوں اور یتیمون اور مسکینون اور پاس والے ہمسایون اور دور والے ہمسایون سے اور خود محتاج ہوکر اورون کو کہانا کہلاتے ہین) کہانا کہلاتا ہے۔ **تو اسکا جواب** یہہ ہی کہ یہہ محض بناوٹ وحیلہ سازی ہے۔ خاص ایسے موقع پر ایسی دہوم دہام سے کہانا کہلانا اور اس سے آگے پیچہے اسکا عشر عشیر نہ کرنا اس بناوٹ پر دلیل ہے۔

اس دعوی مین اسکو تب سچا جانا جاوے جبکہ وہ تقریب شادی کے سوائی بھی اس کثرت دہوم دہام سے خویش وبیگانہ قریب وبعید شہری وآفاقی کی دعوت کرے اور مطلق امر انفاق واطعام کا بحکم آیات مذکورہ امتثال بجالاوے۔ جس سے یہ نہو سکے اور پہر وہ موقع شادی دختر پر دہوم دہام سے کہانا کہلاوے تو اوسکی نسبت کیونکر یقین کیا جاسکتا ہے کہ اس کہانا کہلانے مین اس کے مطلق امر انفاق واطعام پر نظر ہے خصوصیت محل وموقع شادی کو اسمین دخل نہین ہے۔

اور درصورت مداخلت خصوصیت محل اس کے رسم بیجا ہونیمین شک نہین ہے اور صاحب دعوت کا موحد وصالح ہونا اور اپنی طرف سی رسم کا لحاظ نہ کرنا کچہہ ثمرہ نہین دیسکتا اس موقعہ پر یہہ فعل خواہ مخواہ ایک رسم خلاف سیرت نبوی ہے۔ اسمین اسکی نیک نیت وصلاحیت کیا اثر رکہتی ہے۔ صالحین کو چاہیے کہ اتباع اختیار کرین نیک نیتی سے ابتداع نہ کرین۔

یہہ ظاہر حال اکثر اشخاص کے موافق کہا گیا ہے مگر اسی دنیا اور اسی زمانہ اور اسی ملک مین بعض ایسے اشخاص بھی ہین جو اپنے افعال وتروک مین محض للہ ہیئت ورضامندی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

پروردگار پیش نظر رکھتے ہین اور وہ ایسے موقعون پر دعوت کرتے ہین کسی رسم ورواج کی پیروی نہین کرتے اور نہ کسی خصوصیت وقتی یا وضعی کا لحاظ اور التزام کرتے ہین ایسی شخصون کے حقین ہم نہین کہہ سکتے کہ کبھی کسی موقع شادی دختر پر وہ دعوت ولیمہ تو وہ بدعت وپابندی رسم ہے۔ انکی خلوص نیت اور دائمی عادت اور عدم التزام ہمکو اس حکم سے مانع ہے۔ اسی نظر سے ہم نے کہا ہے کہ اس دعوی مین اسکو تب سچا جانا جاوے الخ یہہ لوگ بعض ایسے موقعون اور وقتی خصوصیتون کو صرف اجتماع کا سبب سمجھتے ہین اور لوگون کو بنظر ہمدردی احسان ومواساۃ وتالیف دعوت کرتے ہین اور اسمین مطلق انفاق واطعام ومواسات واحسان وتعاون مدنظر رکھتے ہین مگر ساتھہ ہی اسکے ہم یہہ بھی کہتے ہین کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوتے ہین اور اون کے افعال عام لوگون کی اقتدا و دوست آویز کے لایق نہین۔ اور چونکہ ان کی نظر مین خصوصیت وقت یا محل کا دخل نہین اسلیے وہ قاعدہ اتباع فی الترک کے مخالف نہین

مژدہ

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور نے اپنے جلسہ عام منعقدہ یازدہم فروری ۱۸۸۳ء مین اس تجویز کو منظور کیا ہے کہ بالفعل لاہور مین انجمن کیطرف سے ایک سکول جاری کیا جاوے جسمین اسلامی مذہبی تعلیم ہو اور اسکے ساتھہ انگریزی وغیر علوم دنیاوی کی بھی تعلیم ہو۔

اسکی مفصل کیفیت ہم پرچہ آیندہ مین جو بابت جنوری ۱۸۸۳ء کی شایع ہونیوالا ہے درج کرینگے

اسمین بڑی خوشی کی بات یہہ ہے کہ لاہور کے کل اہلحدیث ممبران انجمن وغیر ممبرون نے بھی اس تجویز سے کلی اتفاق کیا ہے۔ اور یہہ امر ثابت کر دکھایا ہے کہ اس گروہ کو بھی معاشرت کی ترقی مین ویسا ہی خیال ہے جیسا کہ اسوقت اور تعلیم یافتہ وہذب اقوام کو خیال ہے۔ ایسے وقت مین اہل اسلام مین ایسا خیال ترقی معاشرت کا پیدا ہونا